



سوال

(120) تمارک نماز کا صرف جمعہ کی نماز امام بن کر پڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص پہنچتا نماز ادا نہیں کرتا اور صرف جمعہ کی نماز امام بن کر پڑھاتا ہے، کیا ایسے آدمی کو امام بنا جاتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہنچتا نماز فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا منکر بالاتفاق کافر، خارج از اسلام اور مباح الدم اور اگر فرضیت کا تو قائل ہے لیکن غفلت اور سستی سے قصد ایچ وقتہ نماز پڑھتا، تو ایسا شخص فاسق ہے جیسا کہ یہ مذہب ہے امام مالک و امام شافعی و امام ابوحنیفہ کا، یا بحکم حدیث: ”من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر“، (ابن ماجہ کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء (4034) (139/2) و حدیث: ”بین الرجل و بین الکفر ترک الصلوۃ“، (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ (81) (87/1) و حدیث ”العبد الذی بیننا و بینہم الصلوۃ فمن ترکها فقد کفر“، (ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ و السنۃ فیہا، باب ماجاء فی ترک الصلوۃ (1078) (342/1).

کافر ہے لیکن ایسا کافر نہیں کہ خارج از اسلام اور مباح الدم ہو جائے اور یہی مذہب ہے عبد اللہ بن المبارک و اسحاق بن راہویہ و علامہ شوکانی کا اور امام احمد سے ایک روایت یہی مستقول ہے۔ (نیل الاوطار: 1 369)

اور یہی مذہب حق ہے، پس صورت مسئلہ میں ارباب اختیار کو چاہیے کہ ایسے فاسق شخص کو امامت جمعہ سے معزول کر دیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ”لایوم فاجر مؤمنا، إلا ان یقترہ بسلطان، ینخاف سیفہ اوسطہ“، (ابن ماجہ بسند ضعیف (کتاب اقامۃ الصلوۃ و السنۃ فیہا، باب فی فرض الجمعۃ (1081) (343/1) ”اجعلوا یتختم نبیائکم“، الحدیث (دارقطنی عن ابن عباس بسند ضعیف 2/88)، ”عن لسائب بن خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا من قوم، فبصق فی القبۃ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ: لایصلی لکم، فأراد بعد ان یصلی لکم، فمنعوه و اخبروه بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“، الحدیث (البوداؤد) کتاب الصلوۃ باب کراہیۃ البزاق فی المسجد (1/224) (481)، ”ولو قد موافقا یثمون، بناء علی ان کراہیۃ تقدیمہ کراہیۃ تحریم“، (کبیری)

لیکن اگر ایسے شخص کے پیچھے بوقت ضرورت نماز پڑھ لی جائے تو جائز ہے مثلاً وہ امام حاکم شہر ہے یا رئیس ہے یا بادشاہ ہے، اگر اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو فتنہ پیدا ہوگا اور اس کے بٹانے پر قدرت نہیں ہے، ایسی حالت میں ایسے فاسق کے پیچھے نماز درست ہے صحابہ کرام امراء جور کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور آں حضرت ﷺ اور آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں: و الصلوۃ واجبۃ علیکم، خلف کل مسلم کان، برکان أو فاجر و ان عمل الکبائر“، (البوداؤد کتاب الصلوۃ باب امامۃ البر و الفاجر (594) (398/1) و للدارقطنی (54/2)



(بمعناه عن مكحول عن أبي هريرة، وقال: لم يلق مكحول أبا هريرة) ”صلوا خلف من قال لا إله إلا الله“، (دارقطني (2/57) بسند ضعيف) ”إذا كان الفاسق يؤم الجمعة، وعجز القوم عن القوم عن منعة، قال بعضهم: يقتدى به في الجمعة ولا يترك الجمعة بامتنه، في غير الجمعة يتحول إلى مسجد آخر، ولا يأتهم به، هكذا في الظهيرية“، (فتاوى عالمگیری 67/1) (محدث دہلی: ج 8 ش: 6 شعبان 1359ھ اکتوبر 1940ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 219

محدث فتویٰ